## سوال

کیا ایک سے زیادہ بیویوں والے شخص کے لیے حائضہ اور نفاس والی عورت کے لیے بھی باری تقسیم کرنا واجب ہے ؟

## جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

بیویوں میں عدل و انصاف پر عمل کرتے ہوئے اصل تو یہی ہے کہ ان دونوں کے لیے بھی باری تقسیم کی جائے

لیکن اکثر ممالک اور علاقوں میں یہ عادت ہے جب عورت بچہ جنتی ہے تو وہ چالیس یوم تک یا اس سے کم ایام اپنے میکے ماں باپ کے پاس جا کر رہتی ہے تا کہ اس کی والدہ لڑکی کی دیکھ بھال اور خدمت کرے، اور بعض اوقات والدہ بیٹی کی خدمت کے لیے بیٹی کے گھر آ جاتی ہے، تو دونوں حالتوں میں اس کے لیے باری کی تقسیم کرنا واجب نہیں، اور تقسیم میں وہ اپنی باری ساقط کرنے پر رضامند ہوتی ہے

شیخ عبد الرحمن بن ناصر السعدی رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا :

کیا حیض اور نفاس والی عورت کے لیے بھی باری کی تقسیم کرنا واجب ہے ؟

شیخ کا جواب تھا :

" امام احمد رحمہ اللہ کا مشہور مذہب تو یہی ہے کہ ہر ایک کے لیے باری کی تقسیم کرنی واجب ہے، کیونکہ سب بیویاں ہیں، لیکن صحیح یہی ہے اور عمل بھی اس پر ہے کہ حیض والی عورت کے لیے باری تقسیم ہوگی، لیکن نفاس والی عورت کے لیے باری کی تقسیم نہیں کیونکہ یہ عادت بن چکی ہے، اور وہ اپنی باری چھوڑنے پر راضی ہوتی ہے

بلکہ غالب طور پر جب عورت نفاس کی حالت میں ہو تو وہ اپنے خاوند سے اپنی باری کی رغبت ہی نہیں رکھتی مذہب کی وجہ یہی ہے " انتہی

دیکھیں : فتاوی المراۃ المسلمۃ (693/2).

والله اعلم.

الاسلام سوال و جواب

**111871**